122703 ـ طلاق رجعی والی عورت ضرورت کے بغیر عدت میکے میں نہ گزارے

سوال

میں نے تکلیف و اذیت کی بنا پر عدالت کے ذریعہ طلاق کا مطالبہ کیا، کیونکہ خاوند مجھے زدکوب کرتا اور میرے ساتھ اہانت آمیز سلوک کرتا تھا، اور حقوق کی ادائیگی میں بھی کوتاہی کا مرتکب تھا، کئی ماہ تک میں میکے رہی نہ تو میرا خاوند میرے والدین سے سمجھوتہ کرنے آیا، اور نہ ہی کسی دوسرے کو صلح کے لیے بھیجا.

میں نے اپنے والدین کے ساتھ سمجھوتہ کیے بغیر خاوند کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا، کہ پہلے وہ میرے والدین کے ساتھ وعدہ کرے کہ مجھے زدکوب نہیں کریگا، لیکن خاوند نے اس سے انکار کر دیا اور میرے والدین سے بھی سمجھوتہ نہیں کیا، تو عدالت میں میرے حق میں طلاق کا فیصلہ جاری کر دیا، اور مجھ سے میرے مالی حقوق کے متعلق دریافت کیا کہ آیا میں اس سے دستبردار تو نہیں ہونا چاہتی، میں نے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا اور ایک طلاق ہو گئی، خاوند نے مجھے باقی مانندہ مہر اور عدت کے اخراجات ادا کر دیے.

میرا سوال یہ ہے کہ: کیا اسے طلاق مانا جائیگا کہ یہ خلع شمار ہوگا ؟ کیونکہ طلاق کا کا مطالبہ تو میں نے خود کیا تھا اور عدت کتنی ہوگی ؟

اور کیا دوران عدت مجھے خاوند کے گھر میں ہی رہنا لازم ہو گا ؟ لیکن میں اس کے گھر نہیں رہنا چاہتی اور نہ ہی میرے گھر والے چاہتے ہیں کیونکہ اس نے میری اور میرے گھر والوں کی توہین کی ہے، اور اگر میں دوبارہ اس کے گھر جاتی ہوں تو خدشہ ہے کہ وہ مجھے زدکوب کریگا، کیا میں جو کچھ کر رہی اور دوران عدت میکے میں ہوں کہیں حرام تو نہیں ؟

برائے مہربانی آپ اس کے متعلق تفصیلی معلومات فراہ کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کو جو ضرر اور اذیت ہوئی اس کی بنا پر اگر عدالت نے آپ کے حق میں طلاق کا فیصلہ کیا ہے تو آپ کو ایک رجعی طلاق ہو چکی ہے، اور اسے طلاق شمار کیا جائیگا خلع نہیں، چاہے آپ نے ہی طلاق کا مطالبہ کیا ہے یہ طلاق ہونے کے حکم پر کوئی اثرانداز نہیں ہو سکتا.

دوم:

اصل یہی ہے کہ مطلقہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں ہی طلاق گزارےگی جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دو اور عدت کو شمار کرو، اور اللہ کا تقوی اختیار کرو جو تمہارا پروردگار ہے، انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو، اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ واضح طور پر کوئی فحاشی کا کام کریں الطلاق (1).

لیکن اگر مطلقہ عورت کو خاوند کے گھر میں عدت گزارنے میں یقینی اذیت و تکلیف اور ضرر کا خدشہ ہو تو اس کے اپنے میکے جا کر عدت گزارنا جائز ہوگا.

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو .

یعنی خاوند کو دوران عدت اپنی بیوی کو گھر سے نکالنے کا حق حاصل نہیں، اور نہ ہی بیوی کے لیے گھر سے نکلنا جائز ہے؛ کیونکہ یہ خاوند کا حق ہے، لیکن اگر کوئی واضح ضرورت ہو تو وہاں سے نکل سکتی ہے.

اور اگر وہ وہ خود ہی نکل جائے تو گنہگار ہوگی اور عدت منقطع نہیں ہوگی، اس میں طلاق رجعی اور طلاق بائن والی عورت برابر ہے؛ اس کا مقصد مرد کے نطفہ کا خیال اور دیکھ بھال ہے، اور اس آیت میں بیوتہن میں جو عورتوں کی طرف اضافت کی گئی ہے اس ك معنی بھی یہی ہے.

جس طرح کہ اللہ تعالی کا درج ذیل فرمان بھی ہے:

اورتمہارے گھروں میں اللہ کی جن آیا اور دانائی کی باتوں کی تلاوت کی جاتی ہے انہیں یاد کرو الاحزاب (34).

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو الاحزاب (33).

یہاں اسکان یعنی رہائش اختیار کرنے کی اضافت ہے نہ کہ اضافت تملیك یعنی مالك بننے کی اضافت نہیں.

اور اللہ تعالی کا فرمان:

تم انہیں مت نکالو .

یہ الفاظ اس کے متقاضی ہیں کہ یہ چیز خاوند کے حق میں ہو یعنی خاوند انہیں وہاں سے مت نکالیں.

اور اللہ کا فرمان:

اور نہ ہی وہ نکلیں .

یہ بیویوں کے حق میں ہے کہ بیویاں خود بھی وہاں سے نہ نکلیں " انتہی

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ میں درج ذیل فرمان باری تعالی کے متعلق درج ہے:

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دو اور عدت کو شمار کرو، اور اللہ کا تقوی اختیار کرو جو تمہارا پروردگار ہے، انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو، اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ واضح طور پر کوئی فحاشی کا کام کریں الطلاق (1).

اگر عورت کسی کے نکالے بغیر خود ہی خاوند کی اجازت کے بغیر نکل جائے تو اس کے متعلق حکم کیا ہے ؟ خلع نہیں بلکہ طلاق ہو چکی ہے اور عدت باقی ہے ؟

جواب:

اگر طلاق رجعی والی عورت خاوند کے نکالے بغیر خود ہی خاوند کے گھر سے نکلتی ہے تو وہ گنہگار ہوگی؛ لیکن اگر اسے نکلنے کی ضرورت اور کوئی سبب پیش آئے تو وہ نکل سکتی ہے " انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" طلاق رجعی والی عورت پر دوران عدت خاوند کے گھر میں ہی رہنا واجب ہے، اور اس کے خاوند پر بھی اسے طلاق رجعی کی عدت کے دوران گھر سے نکالنا حرام ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دو اور عدت کو شمار کرو، اور اللہ کا تقوی اختیار کرو جو تمہارا پروردگار ہے، انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو، اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ واضح طور پر کوئی فحاشی کا کام کریں اور یہ اللہ کی حدود ہیں، اور جو کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرتا ہے تو اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا الطلاق (1).

آج کل جو رواج بن چکا ہے کہ جیسے ہی عورت کو طلاق رجعی ہو جاتی ہے تو وہ فورا اپنے میکے چلی جاتی ہے،

یہ بہت بڑی غلطی اور حرام عمل ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے کہ:

" تم انہیں مت نکالو " اور یہ بھی فرمایا کہ" وہ خود بھی نہ نکلیں "

اس سے صرف استثناء اسی صورت میں ہے کہ اگر وہ عورت کوئی واضح فحش کام کا ارتکاب کرتی ہو.

اس کے بعد اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا کہ:

یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں؛ اور جو کوئی اللہ تعالی ك حدود سے تجاوز کرتا ہے اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا .

پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کے بعد عورت کے اپنے گھر میں ہی طلاق رجعی کی عدت گزارنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

آپ نہیں جانتے کہ ہو سکتا ہے شائد اس کے بعد اللہ تعالی کوئی نئی بات پیدا کر دے .

چنانچہ مسلمانوں پر اللہ تعالی کی حدود کی خیال کرنا واجب ہے؛ کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں جو حکم دیا ہے اس پر عمل کریں، اور اپنے رسم و رواج اور عادات کو شرعی امور اور احکام کی مخالفت کا ذریعہ مت بنائیں.

اہم یہ ہے کہ ہم پر اس مسئلہ کا خیال رکھنا واجب ہے اور رجعی طلاق والی عورت پر خاوند کے گھر میں ہی عدت پوری کرنا واجب ہے، اس عدت کے دوران عورت کے لیے اپنے خاوند کے سامنے چہرہ ننگا کرنا اور بناؤ و سنگھار کر کے سامنے آنا اور خوشبو لگانا اور اس سے بات چیت کرنا اور خلوت میں بیٹھ کر ہنسی مذاق کرنا جائز ہے؛ لیکن وہ ہم بستری اور مباشرت نہیں کریگی، کیونکہ یہ تو رجوع کے وقت ہوتا ہے.

خاوند کو حق ہے کہ وہ اپنی طلاق رجعی والی بیوی سے زبانی یا مجامعت و مباشرت کے ساتھ رجوع کرے، میں نے بیوی سے رجوع کیا کہے تو رجوع ہو جائیگا، اور اگر رجوع کی نیت سے مجامعت و مباشرت کرتا ہے تو بھی رجوع ہو جائیگا " انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ.

ہم اوپر کی سطور میں بیان کر چکے ہیں کہ طلاق رجعی والی عورت کا دوران عدت اپنے خاوند کے گھر سے میکے منتقل ہونا اگرچہ اصل میں ممنوع ہے؛ لیکن ضرورت و حاجت کی بنا پر یا پھر کسی عذر کی بنا پر منتقل ہونا مباح ہے.

ابو ولید باجی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور قاضی ابو محمد کا قول ہے: اگر خاوند اور بیوی کے مابین اگر اس طرح کی بددماغی اور لڑائی جھگڑا زیادہ ہو جائے اور اذیت و تکلیف بڑھ جائے اور خاوند اپنی اصلاح کی کوشش نہ کرتا ہو اور امید بھی نہ ہو تو پھر عورت کسی دوسری رہائش میں منتقل ہو جائے "

پھر اس کے بعد خاوند کے گھر سے بیوی کے منتقل ہونے کے کچھ اسباب کے متعلق جو کہا گیا ہے وہ بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں:

" یہ سب اقول اس پر دلالت کرتے ہیں کہ عذر کے بغیر عورت کا خاوند کے گھر سے منتقل ہونا مباح نہیں ہے، اگرچہ عذر کی تعیین میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے " واللہ تعالی اعلم " انتہی

ماخوذ از: المنتقی شرح الموطا.

اس بنا پر اگر آپ اپنے خاوند کی مار اور اذیت و تکلیف کا خدشہ رکھتی ہیں کہ اگر دوران عدت خاوند کے گھر گئیں تو وہ آپ کو زدکوب کریگا اور تکلیف پہچائیگا تو آپ کے لیے اپنے میکے میں ہی عدت گزارنا جائز ہے.

واللہ اعلم .